محض اللہ کے لیے محبت

مدرس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :((اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَاھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ ' یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ؟ قَالَ :((ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَاَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا' فَوَ اللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ' لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ)) وَقَرَءَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (رواہ ابو داؤد)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں کچھ ایسے خوش نصیب بھی ہیں جو نبی یا شہید تو نہیں ہیں' لیکن قیامت کے دن بہت سے انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص مقامِ قرب کی وجہ سے اُن پر رشک کریں گے''۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں بتلا دیجیے کہ وہ کون بندے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''وہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے بغیر کسی رشتہ اور قرابت کے' اور بغیر کسی مالی لین دین کے روحِ خداوندی کی وجہ سے باہم محبت کی۔ پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی' ان کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہوں گے (بلکہ سراسر نور ہوں گے) اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے' اور عام انسانوں کو جس وقت خوف و ہراس ہوگا اس وقت وہ بے خوف اور مطمئن ہوں گے'۔ اور جس وقت عام انسان مبتلائے غم ہوں گے وہ اس وقت بے غم ہوں گے۔'' اور اس موقع پر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ ''معلوم ہونا چاہیے کہ جو اللہ کے دوست (اور اس سے خاص تعلق رکھنے والے) ہیں' اُن کو خوف و غم نہ ہوگا''۔

والدین کو اولاد سے الفت ہوتی ہے اور اولاد کو ماں باپ کے ساتھ محبت ہوتی ہے۔ بھائی بہن بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی طرح رشتہ داروں کے درمیان محبت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ یہ فطری محبت ہے جو انسان کی سرشت میں رکھ دی گئی ہے۔ یہ وہ جبلی محبت ہے جو انسانوں کے علاوہ تمام جانداروں‘ چرندوں‘ پرندوں اور درندوں کے درمیان بھی موجود ہے۔ ہر جانور اپنے بچوں سے محبت رکھتا ہے اور بچوں کو بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ محبت ہوتی ہے۔ یہ محبت جاندار مخلوق کی زندگی کے لیے ناگزیر ضرورت ہے اور ایک جبلی تقاضا ہے۔

ایک محبت وہ ہے جو کسی کے حسن سلوک‘ ہمدردی‘ خیر خواہی اور احسان کے نتیجے میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک شخص کسی کو خطرے سے نکالتا ہے یا مشکل میں اس کی مدد کرتا ہے یا اس کی کوئی مالی ضرورت پوری کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں اس محسن کے ساتھ محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ محبت ایسی ہے جو نیکوں اور بُروں‘ فاسقوں‘ فاجروں‘ مشرکوں اور کافروں کے درمیان بھی پیدا ہو جاتی ہے‘ یعنی کسی کا حسن سلوک/دوسرے شخص کے اندر محبت بھرے جذبات کے ظہور کا سبب بن جاتا ہے۔ لیکن ایک محبت وہ ہے جس کا باعث نہ تو رشتہ داری کا تعلق ہے اور نہ ہی وہ کسی مالی مدد یا احسان کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ وہ محبت ہے جو محض اللہ کے دین سے تعلق سے پیدا ہوتی ہے۔ اس محبت میں کسی کا احسان کارفرما نہیں ہوتا‘ بلکہ یہ تو کسی شخص کی نیک نفسی‘ زہد و ورع‘ خدا ترسی اور للّٰہیت سے متاثر ہو کر ظاہر ہوتی ہے۔ یہ پورے طور پر خلوص پر مبنی ہوتی ہے۔ ایسی محبت جو محض اللہ کی خاطر ہو‘ بڑی قابل قدر اور قیمتی شے ہے۔ ویسے تو ہر وہ عمل جو اللہ کی رضا جوئی کے لیے کیا جائے‘ ربّ العالمین کی خوشنودی کا باعث اور بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت سے سرفراز ہوتا ہے۔ مسند احمد کی ایک روایت میں‘ جس کے راوی حضرت ابوامامہ ؓ ہیں‘ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس بندے نے بھی اللہ کے لیے کسی بندے سے محبت کی اُس نے اپنے ربّ تعالیٰ ہی کی عظمت و توقیر کی۔ یہ اس لیے کہ جس شخص کو معرفتِ حق حاصل ہوگی‘ یعنی اس کے دل پر اللہ تعالیٰ کی عظمت نقش ہو چکی ہوگی وہی شخص اس مقام پر پہنچ سکے گا جہاں وہ اللہ کے پیاروں کے ساتھ محبت کے جذبات سے سرشار ہوگا اور اس کا مطمحِ نظر محض اللہ کی رضا جوئی ہوگا۔

حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندوں کے اعمال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ محبت ہے جو اللہ کے لیے ہو اور وہ بغض و

عداوت ہے جو اللہ کے لیے ہو''۔ (سنن ابی داوٗد)

قرآن مجید میں ہے کہ ایمان والوں کو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہے' اسی لیے جو لوگ محض اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں خالقِ کائنات بھی اُن سے محبت کرتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہے جو باہم میری وجہ سے محبت کریں اور میری وجہ اور میرے تعلق سے کہیں جڑ کر بیٹھیں اور میری وجہ سے باہم ملاقات کریں اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کریں۔ (موطا امام مالکؒ)۔ یہ اتنی بڑی بشارت ہے کہ جس بندے کو یہ مل جائے وہ اپنے مقدر پر جتنی بھی خوشی منائے کم ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو سب سے سچا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی زیرِ درس حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں پر روزِ قیامت انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے جو آپس میں محض اللہ کی خاطر محبت کرتے ہوں گے' نہ ان کے درمیان رشتے ناتے کا تعلق ہوگا اور نہ ہی کوئی مالی لین دین کا معاملہ ہوگا۔ یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ حدیث کے الفاظ کا یہ مطلب نہیں کہ ان متحابین کا مقام جنت میں انبیاء وشہداء سے افضل ہو جائے گا' بلکہ ان لوگوں کو اتنا اونچا مقام ملے گا کہ انبیاء وشہداء بھی تعجب کریں گے کہ یہ لوگ اس قدر بلند درجے تک پہنچ گئے ہیں!

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ کہاں ہیں میرے وہ بندے جو میری عظمت و جلال کی وجہ سے آپس میں الفت ومحبت رکھتے تھے؟ آج جبکہ میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے' میں اپنے ان بندوں کو اپنے عرش کے نیچے سایہ دوں گا۔''

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جن سات خوش نصیبوں کو قیامت کے دن عرش کا سایہ دینے کا وعدہ کیا ہے اُن میں ایک وہ بھی ہیں جو آپس میں اللہ کے لیے محبت کا تعلق رکھتے ہوں۔ قیامت کا دن وہ دن ہوگا جس دن سورج کی حرارت شدید ترین ہوگی اور دھوپ کی گرمی سے بچنے کے لیے کہیں کوئی سایہ نہ ہوگا اور ہر شخص پر انتہا درجے کا خوف طاری ہوگا۔ ان حالات میں متحابین کی کیفیت یہ ہوگی کہ ان کے چہرے منور ہوں گے' وہ نورانی منبروں پر بیٹھے ہوں گے' خوشگوار سائے سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور اُن پر کسی طرح کا کوئی غم اور حزن طاری نہ ہوگا۔ گویا یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں قرآن مجید میں یہ

الفاظ آئے ہیں کہ: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ ’’یاد رہے کہ جو اللہ کے دوست (اور اس سے خاص تعلق رکھنے والے) ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کو اپنے فرمانبردار‘ عبادت گزار اور بلند کردار لوگوں سے محبت ہے۔ پس جو لوگ ان قدسی صفات مردانِ حق کے ساتھ محبت رکھتے ہیں وہ اللہ کے محبوب بن جاتے ہیں‘ کیونکہ دوست کا دوست بھی دوست ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

’’ایک شخص اپنے ایک بھائی سے —— جو ایک دوسری بستی میں رہتا تھا —— ملاقات کے لیے چلا‘ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ گزر پر ایک فرشتے کو منتظر بنا کر بٹھا دیا۔ (جب وہ شخص اس مقام سے گزرا‘ تو) فرشتے نے اُس سے پوچھا: تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ اُس نے کہا: میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اس پر تمہارا کوئی احسان ہے‘ اور کوئی حق نعمت ہے جس کو تم پورا اور پختہ کرنے کے لیے جا رہے ہو؟ اُس بندے نے کہا: نہیں! میرے جانے کا باعث اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ کے لیے مجھے اس بھائی سے محبت ہے (یعنی بس اسی للّٰہی محبت کے تعلق اور تقاضے سے میں اس کی زیارت اور ملاقات کے لیے جا رہا ہوں) فرشتے نے کہا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس یہ بتانے کے لیے بھیجا ہے کہ اللہ تم سے محبت کرتا ہے‘ جیسا کہ تم اللہ کے لیے اس کے اس بندے سے محبت کرتے ہو۔‘‘ (صحیح مسلم)

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے:

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا!

جو شخص محض اللہ کی خاطر محبت کے جذبات لے کر اپنے مسلمان بھائی کو ملنے جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے فرشتے کے ذریعے اس کو اپنی محبت کی خوشخبری سنائی۔

یہاں یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ اللہ کے ساتھ محبت کے زبانی دعووں کی کوئی حیثیت نہیں‘ محبت وہ ہے جس کے نتیجے میں اطاعت پیدا ہو۔ خدا کا محبوب بننے کے لیے اللہ کی بھیجی ہوئی شریعت پر پورے ذوق و شوق کے ساتھ عمل کرنا ہی رضائے الٰہی کے مقام پر فائز ہونا ہے۔ OO